

3434- کیا حاملہ کے لیے روزہ رکھنا افضل ہے کہ افطار؟

سوال

کیا حاملہ عورت کے لیے روزہ رکھنا افضل ہے یا نہ رکھنا؟

پسندیدہ جواب

حاملہ عورت بھی دوسروں کی طرح روزے رکھنے کی مکلف ہے، لیکن اگر اسے اپنی جان کا خطرہ ہو یا پھر وہ بچے کی جان کا خطرہ محسوس کرے تو اس کے لیے روزہ ترک کرنا مباح ہے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما مندرجہ ذیل آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں :

﴿اور جو اس کی طاقت نہیں رکھتے ان پر ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ ہے﴾۔ بوڑھی عمر کے مرد اور بوڑھی عورت کے لیے رخصت تھی کہ روزے کی طاقت رکھتے ہوئے بھی روزہ افطار کر سکتے ہیں اور ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلائیں۔

اور دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت کو جب اپنی اولاد کی جان کا خدشہ ہو تو وہ دونوں روزہ چھوڑیں اور اس کے بدلے میں کھانا کھلائیں۔ سنن ابوداؤد حدیث نمبر (2317) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ارواء الغلیل (4/25-18) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

یہ ضروری ہے کہ یہ علم ہونا چاہیے کہ حاملہ عورت کے لیے روزہ چھوڑنا بعض اوقات جائز اور کبھی واجب اور کبھی حرام ہوتا ہے :

جب حاملہ عورت کو روزہ رکھنے میں مشقت ہو اور اسے ضرر نہ دے تو اس کے لیے روزہ چھوڑنا جائز ہے۔

جب روزہ رکھنے کی وجہ سے اس پر یا بچے پر ضرر اور نقصان مرتب ہوتا ہو تو روزہ چھوڑنا واجب ہے۔

اور جب حاملہ عورت کو روزہ رکھنے میں کوئی مشقت نہ ہوتی ہو تو اس کا روزہ ترک کرنا حرام ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

حاملہ عورت کی دو حالتیں ہیں :

پہلی حالت :

وہ عورت قوی اور طاقتور اور نشیط ہو روزہ رکھنے کی وجہ سے اسے کوئی مشقت نہ ہو اس کے بچے پر بھی کوئی ضرر نہ ہو تو اس عورت پر روزہ رکھنا واجب ہے، کیونکہ روزہ چھوڑنے کے لیے اس کے پاس کوئی عذر نہیں۔

دوسری حالت :

عورت تغل حمل کی وجہ سے روزے کی متحمل نہ ہو یا پھر کمزوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے، تو اس حالت میں وہ روزہ نہیں رکھے گی اور خاص کر جب اس کے بچے کو ضرر ہو تو اس وقت اس کے لیے روزہ ترک کرنا واجب ہے۔

دیکھیں فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین (487/1)۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے :

(حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کا حکم مریض کا حکم ہے، اس لیے جب ان پر روزہ رکھنے میں مشقت ہو تو روزہ چھوڑنا مشروع ہے، اور مریض کی طرح بعد میں ان روزوں کی قضاء کریں گی، اور بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہی کافی ہوگا، لیکن یہ قول ضعیف اور مرجوح ہے۔

صحیح یہی ہے کہ ان پر مسافر اور مریض کی طرح قضاء ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

۱۔ لہذا تم میں سے جو بھی مریض اور مسافر ہو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے ۱۔ البقرہ (184)

اور اس پر مندرجہ ذیل حدیث بھی دلالت کرتی ہے :

انس بن مالک الکعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(یقیناً اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزہ اور نماز کا کچھ حصہ ختم کر دیا ہے، اور حاملہ اور دودھ پلانے والی سے روزے) رواہ الخمسہ۔ انتہی۔

دیکھیں تحفۃ الانوان بابوہ مہمۃ تتعلق بارکان الاسلام صفحہ (171)۔

واللہ اعلم.